https://ataunnabi.blogspot.com/
آسمانِ تحقیق و تدقیق کے افق پر برہان و حجت کا شمس بازغہ
کرسی پر نماز پڑھنے کا شرعی و تحقیقی جائزہ
مقامعُ الحرسیِ
علی رؤوس من اعرض
عن قضاء التصلیۃ علی الکرسی
کرسی پر نماز پڑھنے کے وجوہ و اسباب اور ان کا شرعی حکم
کرسی پر نماز پڑھنے کے مفاسد شرعیہ
کرسی پر نماز پڑھنے والوں کے لیے دعوت فکر
مساجد میں کرسیاں رکھنے کا تصور شرعی
کرسی پر لگی ہوئی تختی پر سجدہ کرنے کا حکم شرعی
کیا مساجد میں کرسیاں بنا کر رکھنا صدقہ جاریہ ہے
امام کا کرسی پر جماعت کرانے کا شرعی تصور
القول الفیصل بین الحق والباطل
شیخ المیراث
حضرت مفتی غلام محمد بندیالوی شرقپوری زید مجدہ
ادارہ تعلیمات امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ
ناشر
مدینۃ العلوم الجامعۃ النبویہ شرقپور شریف روڈ
Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نام کتاب : مقامع الحرسی
علی رؤوس من اعرض
عن قضاء التصلیة علی الکرسی
مؤلف : شیخ المیراث پیر طریقت الشیخ المفتی غلام محمد بندیالوی شرقپوری رحمہ اللہ
تاریخ اشاعت اولیٰ : جولائی ۲۰۱۱ء
کمپوزنگ : ورڈز میکر
تعداد : ۱۱۰۰
ناشر : ادارہ تعلیمات امام احمد رضا خاں رضی اللہ عنہ
مدینۃ العلوم الجامعۃ النبویہ شرقپور شریف روڈ
قیمت : روپے

برائے ایصال ثواب

[illegible] خادم مصطفےٰ شہید [illegible] سعد [illegible] الدین

ملنے کے پتے

☆ مسلم کتابوی داتا دربار مارکیٹ لاہور

☆ مکتبہ رضویہ داتا دربار مارکیٹ لاہور

☆ ادارہ تعلیمات امام احمد رضا خاں مدینۃ العلوم الجامعۃ النبویہ شرقپور شریف روڈ

فہرست

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ آج کل مساجد میں نماز کے لیے جو کرسیاں رکھی گئی ہیں اُن پر بیٹھ کر نمازی نہ تو قیام کرتا ہے اور نہ ہی سجدہ کی شرائط پائی جاتی ہیں' پاؤں نیچے تین فٹ کے قریب سجدہ کی جگہ سے ہوتے ہیں اور سجدہ غیر شرعی سا کیا جاتا ہے' جبکہ حدیث اور فتاویٰ وغیرہ میں صاف صاف لکھا ہوا ہے کہ معذور بیٹھ کر یا اشارے سے زمین پر نماز پڑھے اور مریض اپنی حالت کے مطابق قیام کرے جو کہ فرض ہے' ورنہ بیٹھ کر لیٹ کر یا اشارے سے نماز پڑھے' اگر امام ایسی کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

قاری محمد شریف' سابق امام مسجد داتا دربار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم ! الجواب بعون الوہاب: صورت مسئولہ کا جواب تحریر کرنے سے پہلے تمہیداً نماز مریض کی توضیح بیان کی جاتی ہے' ملاحظہ فرمائیں!

حالت مریض کی متعدد صورتیں ہیں:

(۱) حالت اولیٰ

جو شخص بوجہ بیماری کے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں کہ کھڑے ہو کر پڑھنے سے نقصان ہوگا یا مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا یا چکر آتا ہے یا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے قطرہ آتا ہے یا بہت شدید درد ناقابل برداشت پیدا ہو جاتا ہے تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر نماز رکوع وسجود کے ساتھ پڑھے' جیسا کہ ہدایہ اولین' حصہ اول ص ۱۶۱ مطبوعہ شرکت علمیہ' ملتان میں ہے:

اذا عجز المریض عن القیام صلی قاعدًا یرکع ویسجد لقولہ علیہ السلام لعمران بن حصین صل قائما فان لم تستطع فقاعدًا فان لم تستطع فعلی الجنب تومی ایماء ولان الطاعۃ بحسب

الطاقة(الدراية في تخريج احاديث الهدايه)

''جب مریض کھڑے ہونے سے عاجز آ جائے تو وہ بیٹھ کر رکوع اور سجدہ کرے جیسا کہ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ اور اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہیں رکھتا تو بیٹھ کر پڑھ اور اگر بیٹھنے کی طاقت نہیں رکھتا تو پہلو پر لیٹ کر اشارے سے نماز پڑھ کیونکہ طاعت انسان کی طاقت کے اعتبار سے ہوا کرتی ہے''۔

مریض کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر پڑھنے سے کسی مخصوص نوعیت کا بیٹھنا ضروری نہیں ہے' مریض کو جس طرح آسانی ہو اسی طرح بیٹھے' دوزانو بیٹھنا آسان ہو تو دو زانو بیٹھے ورنہ جو آسان طریقہ ہو اختیار کرے۔

(۲) حالت ثانیہ

اگر مریض بیٹھنے پر قادر نہیں ہے تو لیٹ کر اشارہ سے پڑھے' خواہ داہنی یا بائیں کروٹ پر لیٹ کے قبلہ کو منہ کرے' خواہ چت لیٹ کر پاؤں قبلہ کو کرے' مگر پاؤں نہ پھیلائے کہ قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا مکروہ ہیں' بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر اونچا کرے کہ منہ قبلہ کو ہو جائے اور سیدھے لیٹ کر پڑھنا افضل ہے۔

جیسا کہ ہدایہ اولین ص ۱۶۱ مطبوعہ شرکت علمیہ ملتان میں ہے:

وان لم يستطع القعود استلقى على ظهره وجعل رجليه الى القبلة واومى بالركوع والسجود ولقوله عليه السلام يصلى المريض قائما فان لم يستطع فقاعدا. الحديث

''اور اگر مریض بیٹھنے کی طاقت نہ رکھے تو اپنی پشت کے بل سیدھا لیٹے اور اپنے پاؤں کو قبلہ کی طرف کرے (محشی لکھتے ہیں: سیدھا لیٹنے والے کے لیے بہتر یہ ہے کہ اگر گھٹنے کھڑے کر سکتا ہے تو کھڑا کرے اور پاؤں لمبے نہ کرے کیونکہ قبلہ کو پاؤں کرنا مکروہ ہے)''۔

(۳) حالت ثالثہ

اگر مریض سر سے اشارہ بھی نہیں کر سکتا تو نماز معاف ہو جاتی ہے' جیسا کہ ہدایہ اولین ص ۱۶۱' باب المریض' مطبوعہ شرکت علمیہ' ملتان میں ہے:

فان لم يستطع الايماء براسه اخرت عنه ولا يومى بعينيه ولا بقلبه ولا بحاجبيه.

''اگر مریض سر سے اشارہ کرنے کی طاقت نہ رکھے تو نماز کو مؤخر کرے اور آنکھوں' دل اور بھنوؤں سے اشارہ نہ کرے''۔

(۴) حالت رابعہ

مریض کھڑا تو ہو سکتا ہے مگر رکوع اور سجود نہیں کر سکتا یا صرف سجدہ نہیں کر سکتا' مثلاً حلق میں پھوڑا ہے کہ سجدہ کرنے سے بہے گا تو بھی بیٹھ کر اشارہ سے پڑھ سکتا ہے' جیسا کہ ہدایہ اولین ص ۱۶۲' باب المریض' مطبوعہ شرکت علمیہ' ملتان میں ہے:

وان قدر على القيام ولم يقدر على الركوع والسجود لم يلزمه القيام ويصلى قاعدا يومى ايماء لان ركنية القيام للتوسل به الى السجدة لما فيها من نهاية التعظيم فاذا كان لا يتعقبه السجود لا يكون ركنا فيتخير والافضل هو الايماء قاعدا لانه اشبه بالسجود

''اگر مریض کھڑا ہونے پر تو قدرت رکھتا ہے اور رکوع اور سجدہ پر قادر نہیں ہے تو اس صورت میں اسے کھڑا ہونا لازم نہیں ہے اور بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع اور سجدہ کے لیے اشارہ کرے کیونکہ قیام کا رکن ہونا سجدہ تک پہنچنے کے توسل اور واسطے کے لیے ہے کیونکہ سجدہ میں انتہائی تعظیم ہے اور جب قیام کے بعد سجدہ نہیں کر سکتا تو پھر قیام بھی رکن نہیں رہے گا اور مریض کو اختیار ہوگا کہ کھڑا ہو کر پڑھے اور رکوع کے لیے اشارہ کرے یا رکوع پر قادر ہے تو رکوع کرے پھر بیٹھ کر سجدہ کے لیے اشارہ کرے یا بیٹھ کر رکوع اور سجدہ کے لیے اشارہ

کرے البتہ افضل یہی ہے کہ بیٹھ کر رکوع اور سجود کے لیے اشارہ کرے کیونکہ یہ صورت سجدہ کے زیادہ مشابہ ہے"۔

کرسی پر نماز پڑھنے کا شرعی حکم

مندرجہ بالا احادیث نبویہ اور تصریحات قویہ کی روشنی میں کرسی پر نماز پڑھنے کی شرعی حیثیت بیان کی جاتی ہے:

شرعی حکم بیان کرنے سے پہلے دو امر قابل وضاحت ہیں:

(۱) الامر الاوّل

کرسی پر نماز پڑھنے کی وجہ اور اس کا شرعی حکم

(۲) الامر الثانی

کرسی پر نماز پڑھنے کے مفاسد شرعیہ اور ان سے بچنے کی تدابیر۔

کرسی پر نماز پڑھنے کی وجوہ اور اسباب اور ان کا شرعی حکم

عصر حاضر میں کرسی پر نماز پڑھنے کے متعدد وجوہ اور اسباب بیان کیے جاتے ہیں' ہم ذیل میں ناظرین کی خدمت میں توضیح مسئلہ کے لیے اسباب اور ان کا شرعی حکم بیان کر دینا مناسب سمجھتے ہیں' ملاحظہ فرمائیں:

ایک وجہ یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ نمازی کھڑا نہیں ہو سکتا' جس کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے جبکہ رکوع اور سجدہ کر سکتا ہے' مریض کی اسی حالت مذکورہ کا حکم بیان کرنے سے پہلے ہم مسئلہ رکن قیام کی توضیح ناظرین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں' ملاحظہ فرمائیں!

نماز میں رکنیت قیام تب ساقط ہوگا جب کھڑا ہونا ممکن ہی نہیں ہے۔

اگر نمازی اتنا کمزور ہے کہ مسجد میں جماعت کے لیے جانے کے بعد کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھ سکے گا اور اگر گھر میں پڑھے تو کھڑا ہو کر پڑھ سکتا ہے تو اس صورت میں گھر میں پڑھے' جماعت میسر ہو تو جماعت سے ورنہ اکیلا پڑھے۔

(درمختار' ردالمحتار' بحوالہ بہار شریعت ج ۳ ص ۳۷ مطبوعہ ممتاز اکیڈمی لاہور)

رکن قیام کی اہمیت

اگر عصا یا خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے۔

(غنیہ' بحوالہ بہار شریعت ج ۳ ص ۳۸' مطبوعہ ممتاز اکیڈمی لاہور)

رکن قیام کی ضرورت

نمازی اگر کچھ دیر بھی کھڑا ہو سکتا ہے کہ اگرچہ اتنا ہی کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہہ لے تو فرض ہے کہ کھڑے ہو کر اتنا کہہ لے پھر بیٹھ جائے۔

رکن قیام کے معاف ہونے کی نوعیت

نمازی حضرات کی خدمت میں التماس ہے کہ یہ مسئلہ دلنشیں فرما لیں کہ کھڑے ہونے سے محض کچھ تکلیف ہونا عذر نہیں ہے' بلکہ قیام اس وقت معاف ہوگا کہ کھڑا نہ ہو سکے یا سجدہ نہ کر سکے یا کھڑا ہونے یا سجدہ کرنے سے زخم بہتا ہے یا کھڑے ہونے میں قطرہ آتا ہے یا چوتھائی ستر کھلتا ہے یا قراءت سے مجبور محض ہو جاتا ہے' یوں ہیں کھڑا تو ہو سکتا ہے مگر اس سے مرض میں زیادتی ہوتی ہے یا دیر میں اچھا ہوگا یا نا قابل برداشت درد ہوگی تو ان صورتوں میں بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے' ورنہ نہیں۔

پہلی وجہ کا حکم شرعی

ہم ناظرین کی خدمت میں پہلے بیان کر چکے ہیں کہ بعض لوگ کرسی پر بیٹھ کر اس لیے نماز پڑھتے ہیں کہ کھڑا نہیں ہو سکتے اور رکوع اور سجدہ کر سکتے ہیں' پہلی وجہ کا حکم ہم بیان کر چکے ہیں کہ وہ بیٹھ کر رکوع اور سجدہ کے ساتھ نماز پڑھیں اور بیٹھ کر رکوع اور سجدہ تب ہی ہو سکے گا کہ زمین پر نماز پڑھیں نہ کہ کرسی پر۔

مسئلہ مذکورہ کی وضاحت سے پہلے ہم دو چیزوں کی وضاحت ضروری سمجھتے ہیں:

(۱) زمین پر نماز پڑھنے کی اہمیت (۲) حقیقت سجدہ

زمین پر نماز پڑھنے کی اہمیت کے پیش نظر ہم ناظرین کی خدمت میں حدیث شریف بیان کرتے ہیں' ملاحظہ فرمائیں!

بزار مسند میں اور بیہقی معرفہ میں بحوالہ بہار شریعت حصہ چہارم ص ۳۴ مطبوعہ ممتاز اکیڈمی لاہور میں ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّد عالم نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کو تشریف لے گئے کہ دیکھا کہ تکیہ پر نماز پڑھتا ہے یعنی تکیہ پر سجدہ کر رہا ہے اسے پھینک دیا۔ اس نے ایک لکڑی لی کہ اس پر نماز پڑھے اسے بھی لے کر پھینک دیا اور فرمایا: زمین پر نماز پڑھے اگر استطاعت ہو ورنہ اشارہ کرے اور سجدہ کو رکوع سے پست کرے۔

حقیقتِ سجدہ کا تعارفی پہلو

سجدہ کی حقیقت یہ ہے کہ سات ہڈیوں کے زمین پر رکھنے کا نام ہے جیسا کہ غنیہ ص ۲۷۸ مطبوعہ مذہبی کتب خانہ کراچی میں ہے:

السجدة وهي فريضة تتادى بوضع الجبهة والانف والقدمين واليدين والركبتين.

''سجدہ فرض ہے جو کہ پیشانی' ناک' دو قدموں' دو ہاتھوں اور دو گھٹنوں کے زمین پر رکھنے سے ادا ہوتا ہے''۔

صاحب غنیہ نے حقیقتِ سجدہ کو واضح اور آشکار کرنے کے لیے صحیحین کی حدیث شریف نقل فرمائی ہے ملاحظہ فرمائیں:

لما في الصحيحين من قوله عليه السلام امرت ان اسجد على سبعة اعظم الجبهة واليدين والركبتين واطراف القدمين.

''صحیحین (بخاری و مسلم) میں ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے: پیشانی' دو ہاتھ' دو گھٹنے اور دو قدموں کی اطراف''۔

کرسی پر نماز پڑھنے والوں کے لیے دعوتِ فکر

بالا مذکورہ تصریحات نقلیہ سے زمین پر نماز پڑھنے کی اہمیت اور حقیقتِ سجدہ کا مفہوم

عیاں ہو گیا۔

جب نمازی حضرات کھڑے تو نہیں ہو سکتے اور رکوع اور سجدہ کر سکتے ہیں' لہٰذا کرسی پر نماز پڑھنے کی صورت میں ضوابطِ فقہیہ اور قواعدِ شرعیہ کی روشنی میں زمین پر بیٹھ کر رکوع اور سجدہ نہیں ہوا' جبکہ زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اہمیت حدیث شریف میں بیان ہو چکی ہے اور سجدہ بھی نہ ہوا' جبکہ سجدہ کی حقیقت یہ ہے کہ سات ہڈیوں کو زمین پر لگانے کا نام سجدہ ہے' جیسا کہ حدیث شریف میں بیان ہوا ہے۔

لمحۂ فکریہ

کرسی پر نماز پڑھنے والے نمازی کرسی پر لگی ہوئی تختی پر پیشانی رکھ کر سجدہ کرتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ اس سے ہمارا سجدہ ادا ہو گیا ہے حالانکہ سجدہ کی حقیقت بیان ہو چکی ہے کہ سات ہڈیوں کا زمین پر جم جانے کا نام سجدہ ہے اور اگر زمین پر سات ہڈیوں کو نہیں لگا سکتا تو کم از کم پیشانی زمین پر لگائے اور اگر پیشانی زمین پر نہیں لگا سکتا تو کم از کم نو یا اٹھارہ انچ کی اونچائی پر سجدہ کر سکتا ہے تو اتنی اونچی چیز پر زمین پر بیٹھ کر سجدہ کرنا ضروری ہوگا۔

کرسی پر لگی ہوئی تختی پر سجدہ کرنے کا شرعی حکم

ہم ناظرین کی خدمت میں تختی پر سجدہ کرنے کا شرعی حکم بیان کرتے ہیں' ملاحظہ فرمائیں:

حکم شرعی بیان کرنے سے پہلے ہم ایک ضابطہ شرعیہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص زمین پر سجدہ کرنے کی قدرت رکھتا ہے' اگرچہ نو یا اٹھارہ انچ کی بلندی پر زمین پر رکھی ہوئی تختی پر سجدہ کر سکتا ہے تو اس پر لازم ہے کہ زمین پر سجدہ کرے' اس کو رکوع اور سجود سے نماز پڑھنے والا تصور کریں گے' ایسے شخص کے لیے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔ اکثر نمازی قیام اور سجود پر قدرت رکھنے کے باوجود کرسیوں پر نماز پڑھتے ہیں اور کرسی کی تختی پر سجدہ کرتے ہیں' جب کہ ایسے شخص کے لیے کرسی پر نماز جائز ہی نہیں ہے' تو پھر کرسی کی تختی پر سجدہ کر کے یہ تصور کرنا کہ میں رکوع اور سجود کرنے کے ساتھ نماز ادا کر رہا ہوں' یہ خیال فاسد اور باطل ہے۔

اس تصور فاسد میں نمازی اپنی نمازیں ضائع کر رہے ہیں' اللہ تعالیٰ ہمیں فہم دین عطاء فرمائے! آمین بجاہ النبی الامین!

غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی ص ۲۸۱' سطر ۱۲' مطبوعہ مذہبی کتب خانہ' کراچی میں ہے:

ولو كان موضع السجود ارفع اى اعلى من موضع القدمين ان كان ارتفاعه مقدار ارتفاع لبنتين منصوبتين جاز السجود عليه والا اى وان لم يكن ارتفاعه مقدار لبنتين بل كان ازيد فلا يجوز السجود

"اور اگر سجدہ کی جگہ دونوں قدموں کی جگہ سے دو کھڑی اینٹوں کی مقدار بلند ہو تو اس پر سجدہ جائز ہوگا اور اگر دو اینٹوں کی مقدار بلند نہ ہو بلکہ اس سے زیادہ بلند ہو تو اس صورت میں سجدہ جائز نہیں ہوگا"۔

خلاصۃ المرام

اگر کوئی نمازی زمین پر رکھی ہوئی نو انچ کی کسی شی پر سجدہ کرنے پر قدرت رکھتا ہو تو اس پر فرض ہے کہ وہ زمین پر بیٹھ کر رکوع اور سجدہ کرے اور اسے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

جب اس کی نماز کرسی پر بھی جائز نہیں ہوگی تو کرسی پر بنی ہوئی تختی پر سجدہ کرنا کیسے جائز ہوگا۔

اسی طرح فتح القدیر شرح ہدایہ ج ا ص ۲۶۴' سطر ۲۳' مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ' سکھر میں ہے:

فلو ارتفع موضع السجود عن موضع القدمين قدر لبنة او لبنتين منصوبتين جاز لا ان زاد

"اگر قدموں سے ایک اینٹ یا دو کھڑی اینٹوں کی مقدار بلند ہو تو سجدہ جائز ہوگا اور اگر دو کھڑی اینٹوں سے زیادہ ہو تو جائز نہیں ہوگا"۔

مذکورہ بالا عبارات کا مفہوم واضح ہے کہ سجدہ کی جگہ سے حد بلندی اٹھارہ انچ ہے' اس سے زیادہ اونچائی پر سجدہ جائز نہیں ہے"۔

اسی طرح جامع الرموز ص ۲۳۶' سطر ۱۱' مطبوعہ ایچ۔ایم سعید' کراچی میں ہے:

ولو سجد على دكان دون صدره يجوز كالصحيح لكن لو زاد يومي ولا يسجد عليه.

"اور اگر سینہ سے کم اونچی جگہ پر سجدہ کیا تو صحیح اور تندرست آدمی کی طرح سجدہ جائز ہوگا اور اگر سینہ کی مقدار سے زیادہ اونچی جگہ ہوئی تو اس صورت میں اشارہ کرے اور اس پر سجدہ نہ کرے"۔

بالا مذکورہ فقہاء کرام کی تصریحات کے پیش نظر اگر نمازی ۹ یا ۱۸' انچ کی اونچی جگہ پر سجدہ کر سکتا ہے تو ایسے نمازی کی کرسی پر نماز جائز نہیں ہوگی۔

دوسری وجہ کا حکم شرعی

بعض نمازی یہ وجہ بیان کرتے ہیں کہ ہم کھڑے تو ہو سکتے ہیں اور رکوع اور سجدہ نہیں کر سکتے' اس وجہ سے کرسی پر نماز پڑھتے ہیں' اگر یہ نمازی بیٹھ کر رکوع کرتے ہیں اور زمین پر رکھی ہوئی چیز کی ۹ یا ۱۸' انچ کی بلندی پر سجدہ کر سکتے ہیں تو ان پر فرض ہے کہ زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھیں' ان کے لیے اس صورت میں کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا ناجائز ہوگا کیونکہ اس صورت میں وہ رکوع اور سجود کے ساتھ نماز پڑھنے والوں کے حکم میں ہوں گے' جبکہ وہ ۹ یا ۱۸' انچ کی بلندی پر سجدہ کر سکتے ہیں۔

المختصر! دوسری وجہ کا حکم شرعی واضح ہے' اگر نمازی کھڑا ہو کر رکوع نہیں کر سکتا اور زمین پر سجدہ نہیں کر سکتا اور زمین پر رکھی ہوئی چیز پر ۹ یا ۱۸' انچ کی بلندی پر سجدہ کر سکتا ہے تو اس صورت میں وہ سجدہ زمین پر بیٹھ کر ادا کرے گا' کرسی پر اسے نماز پڑھنا ہرگز ہرگز جائز نہیں ہوگا۔

تیسری وجہ کا حکم شرعی

بعض نمازی کرسی پر نماز پڑھنے کی وجہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم دو زانوں ہو کر بیٹھنے

سے عاجز ہیں' جبکہ ہمارے گھٹنوں میں درد ہوتی ہے' البتہ بیٹھ کر رکوع اور سجدہ کر لیتے ہیں۔

صورتِ مذکورہ میں کرسی پر بیٹھ کر نماز جائز نہیں ہوگی بلکہ انہیں زمین پر بیٹھ کر رکوع اور سجدہ کے ساتھ نماز پڑھنا ضروری ہوگا۔

اگر دو زانو ہو کر نہیں بیٹھ سکتے تو چار زانو (آلتی پالتی مار کر) ہو کر یا گھٹنوں کو کھڑا کر کے اور اگر گھٹنوں کو کھڑا کرنے سے بھی عاجز ہیں تو اس صورت میں ٹانگوں کو قبلہ کی طرف کر کے نماز پڑھیں' بہر صورت سجدہ پر قدرت رکھنے کی صورت میں سجدہ زمین پر پیشانی رکھ کر کرنا فرض ہوگا اور اگر زمین پر پیشانی نہیں رکھ سکتے تو اس صورت میں زمین پر رکھی ہوئی چیز کی ۹ انچ کی بلندی پر سجدہ کرنا ضروری ہوگا۔ جو نمازی ۹ انچ کی بلندی پر سجدہ کرنے کی قدرت رکھتے ہیں' ان کی نماز کرسی پر جائز نہیں ہوگی۔

چوتھی وجہ کا حکم شرعی

بعض نمازی کرسی پر نماز پڑھنے کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ ہم کھڑے ہو سکتے ہیں اور نہ ہی کھڑے ہو کر رکوع کر سکتے ہیں' البتہ بیٹھ کر رکوع تو کر سکتے ہیں مگر گھٹنوں میں درد کی وجہ سے زمین پر سجدہ نہیں کر سکتے۔

صورتِ مذکورہ کا حکم شرعی عیاں ہے' جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ زمین پر سجدہ کی قدرت نہ رکھنے کی صورت میں ۹ انچ کی زمین پر رکھی ہوئی چیز کی بلندی پر سجدہ کرنا ضروری ہوگا اور اگر اتنی بلندی پر بھی سجدہ کرنے کی قدرت نہیں رکھتے اور اس پر مستزاد یہ کہ گھٹنے بھی شدید درد کرتے ہیں' جس کی وجہ سے زمین پر دو زانوں بیٹھ کر بھی سجدہ نہیں کر سکتے۔

صورتِ مذکورہ میں اگر گھٹنوں میں معمولی درد کے باوجود بھی زمین پر بیٹھ کر یا مذکورہ (۹ انچ) بلندی پر سجدہ کر سکتا ہے تو ان نمازیوں پر فرض ہے کہ زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھیں۔

اگر زمین پر نمازی شدید اور ناقابل برداشت درد یا کسی اور وجہ سے دو زانوں نہیں بیٹھ سکتے تو اس صورت میں زمین پر چار زانوں بیٹھ کر یا گھٹنے کھڑے کر کے جو صورت بھی میسر ہو' زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھیں اور اگر پیشانی زمین پر رکھ سکتا ہے تو زمین پر سجدہ کرنا فرض ہوگا

ورنہ مذکورہ (۹ انچ) بلندی پر سجدہ کرنا فرض ہوگا۔

بالا مذکورہ صورت میں کرسی پر نماز ہرگز جائز نہیں ہوگی۔

پانچویں وجہ کا حکم شرعی

نمازی اس قدر ضعیف اور کمزور ہو چکا ہے کہ نہ کھڑا ہونے کی قدرت رکھتا ہے اور نہ ہی زمین پر یا زمین پر رکھی ہوئی چیز کی ۹ انچ کی بلندی پر بھی سجدہ نہیں کر سکتا تو اس صورت میں وہ زمین پر بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے' جبکہ سجدہ کے اشارے کے لیے رکوع سے زیادہ جھکے' صورت مذکورہ میں بھی وہ کرسی پر نماز پڑھنے کی بجائے زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھے۔

چھٹی وجہ کا حکم شرعی

اگر مریض بیٹھنے پر بھی قدرت نہیں رکھتا تو وہ لیٹ کر اشارے سے نماز پڑے' خواہ دائیں یا بائیں کروٹ پر بیٹھ کر قبلہ کو منہ کرے' خواہ سیدھا لیٹ کر قبلہ کو پاؤں کرے' مگر پاؤں نہ پھیلائے کہ قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا مکروہ ہیں' بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر اونچا کرلے کہ منہ قبلہ کو ہو جائے اور سیدھا لیٹ کر پڑھنا افضل ہے جیسا کہ جامع الرموز ص ۲۴۶ مطبوعہ ایچ۔ ایم سعید' کراچی میں ہے:

والا يقدر على الايماء قاعدا لمرض قبلها او فيها فعلى جنبه الايمن او الايسر يضطجع متوجها الى القبلة الخ.

''اگر کسی مرض کی وجہ سے بیٹھ کر اشارہ کرنے پر قادر نہ ہو تو اس صورت میں دائیں یا بائیں پہلو پر لیٹ کر قبلہ کو متوجہ ہو کر اشارہ سے نماز پڑھے اور پاؤں دائیں یا بائیں جانب کرے یا چت لیٹ کر قبلہ کی طرف رخ کرے اور نمازی کے سر کے نیچے سرہانہ رکھا جائے تاکہ بیٹھنے والے کے مشابہ ہو جائے اور اس پر مستزاد یہ کہ وہ اشارہ کرنے پر قادر ہو جائے اور مریض اپنے پاؤں قبلہ کی طرف کرے جیسا کہ نہایہ میں مذکور ہے' اس صورت میں بعض کا نظریہ یہ ہے کہ وہ اپنے گھٹنوں کو کھڑا کرے تاکہ پاؤں قبلہ کی طرف نہ ہوں۔

تنقیح المقال

سوال: کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی کوئی جوازی صورت ہے؟

جواب: مریض اس قدر کمزور اور عاجز ہو گیا کہ کھڑا ہو سکتا ہے اور نہ ہی بیٹھ کر زمین پر رکوع اور سجدہ کر سکتا ہے اور نہ ہی ۱۹ انچ کی بلند شئی زمین پر رکھ کر سجدہ کر سکتا ہے تو اس صورت میں وہ زمین پر چت لیٹ کر اپنے پاؤں کو قبلہ کی طرف کرے' البتہ اگر گھٹنے کھڑے کر سکتا ہے تو کھڑا کر کے نماز پڑھے' اس صورت میں اگر کرسی پر نماز پڑھے گا تو ہو تو جائے گی مگر زمین پر لیٹ کر گھٹنے کھڑا کر کے پاؤں قبلہ کو کر کے نماز پڑھنا بہتر ہے جبکہ ایسی حالت میں نماز پڑھنے میں زیادہ آسانی بھی ہے۔

احتمال سے استدلال کا بطلان

بعض اذہان سطحیہ اس توہم کا شکار ہو گئے ہیں کہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے کرسی پر نماز پڑھی ہے جبکہ آپ کا فعل ہمارے لیے قابل حجت ہے۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے اصل نقوش تحریر کرتے ہیں' ملاحظہ فرمائیں! امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ یوں رقمطراز ہیں:

''آپ کی رجسٹری ۱۵' ربیع الاول شریف کو آئی' میں ۱۲' ربیع الاول شریف کو مجلس پڑھ کر شام ہی سے ایسا علیل ہوا کہ کبھی نہ ہوا تھا' میں نے وصیت نامہ بھی لکھا دیا تھا۔

آج تک یہ حالت ہے کہ دروازہ سے متصل مسجد ہے' چند آدمی کرسی پر بٹھا کر مسجد میں لے جاتے ہیں اور لاتے ہیں''۔

اگر بعض لوگ بالا مذکورہ نقوش سے کرسی پر نماز پڑھنے کے جواز پر استدلال کریں کہ امام احمد رضا نے کرسی پر نماز پڑھی ہے' لہٰذا کرسی پر نماز پڑھنا جائز ہے۔

جواب الاستدلال

ہم ناضرین کی خدمت میں استدلال مذکور کا جواب پیش کرتے ہیں' ملاحظہ فرمائیں:

چار آدمیوں کا کرسی پر بٹھا کر مسجد میں لے جانے اور لانے سے یہ لازم نہیں آتا کہ

آپ کرسی پر ہی بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں' اس میں یہ بھی تو احتمال ہے کہ آپ مسجد تک چل کر جانے کی طاقت نہ رکھتے ہوں' لہٰذا کرسی پر بیٹھ کر مسجد میں تشریف لے جاتے ہوں اور وہاں زمین پر جس طرح بھی طاقت رکھتے ہوں گے' نماز پڑھ لیتے ہوں گے۔

جب زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا احتمال پایا گیا تو کرسی پر نماز پڑھنے کا استدلال باطل ہو جائے گا کیونکہ ضابطہ مسلمہ ہے۔ اذا جاء الاحتمال لبطل الاستدلال . جب احتمال پایا جائے تو استدلال باطل ہوا کرتا ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ ہمارے اسلاف سے روایات منقول ہیں کہ نماز کے لیے ہر قسم کی مشکلات اور صعوبتوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتے ہیں' اس بناء پر ظن غالب اور قرین قیاس بھی یہی ہے کہ امام احمد رضا نماز بیٹھ کر ہی پڑھتے ہوں گے۔

ھذا ما عندی واللّٰہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب .

سوال کی دوسری جز وکا جواب ملاحظہ فرمائیں

امام کا کرسی پر جماعت کرانے کا شرعی تصور

کرسی پر نماز پڑھنے کا حکم مذکورہ تصریحات کافیہ اور تشریحات شافیہ سے مبرہن اور مدلل کر دیا ہے۔

ضوابط شرعیہ کی جامعیت

احکام شرعیہ کسی فرد یا کسی محل کے ساتھ مخصوص نہیں ہوا کرتے بلکہ ان میں عموم پایا جاتا ہے جب تک کسی برہان قطعی سے کسی فرد یا کسی محل کا مستثنیٰ نہ ہو جائے۔

المختصر کرسی پر عام حالات میں نماز پڑھنے کا حکم جو بیان ہو چکا ہے' امام اور مقتدی دونوں کو شامل ہے کہ عمومی حالات میں امام اور مقتدی کی کرسی پر نماز ہرگز ہرگز نہیں ہوگی جبکہ نمازی تو فقط اپنی نماز ضائع کرے گا اور امام مقتدیوں کی نمازیں بھی ضائع کرے گا۔

صورت مسئولہ میں امام پر فرض ہے کہ نمازیوں کو مطلع کرے کہ عام حالت میں کرسی پر پڑھی ہوئی نماز میری ہوئی ہے اور نہ ہی آپ کی ہوئی ہے' لہٰذا جتنے ایام کی نمازیں جماعت

کے ساتھ پڑھی ہیں' وہ واجب الاعادہ (دوبارہ پڑھنا ضروری ہے) ہیں۔

کرسی پر نماز پڑھنے کے مفاسد شرعیہ

انسان خلقتاً اور جبلتاً تساہل اور تکاسل کی دلدل میں پھنسا ہوا ہے۔ شریعت نبویہ میں سہل پسند ہے اور مدینۃ الشریعت کے ہر باب میں سستی دکھاتا ہے اور دنیاوی معاملات میں چستی دکھاتا ہے اور نفس امارہ کو اپنا امام بناتا ہے' الختصر نفس امارہ کی حقیقت کو معلوم کرنا امر دشوار ہے۔

اہل تصوف نے نفس امارہ کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ شتر مرغ (مشہور جانور جس کے پر ہوتے ہیں اور بعض اعضا اونٹ سے مشابہ ہوتے ہیں) کی طرح ہے کہ بوجھ کھینچتا ہے اور نہ ہی ہوا میں اڑتا ہے' اگر اسے کہا جائے کہ اڑ تو وہ اس جواب میں کہتا ہے کہ میں اونٹ ہوں اور اگر اس پر بوجھ رکھا جائے تو کہتا ہے کہ میں تو پرندہ ہوں۔

ذیل میں ہم کرسی پر نماز پڑھنے اور مساجد میں کرسیاں رکھنے کے کچھ مفاسد شرعیہ کا تذکرہ کرتے ہیں' ملاحظہ فرمائیں!

المفسد الاوّل

نماز کا ہر رکن عاجزی اور خضوع سے عبارت ہے' خصوصاً سجدہ میں انتہائی عاجزی اور خضوع پائی جاتی ہے' جیسا کہ جامع الرموز ج ا ص ۱۴۰' سطر ۲' مطبوعہ ایچ۔ ایم سعید' کراچی میں ہے:

وهو لغة الخضوع وشرعا وضع الجبهة والانف على الارض وغيرها.

''سجدہ لغتاً خضوع کا نام ہے اور شریعت میں پیشانی یا ناک کا زمین پر یا کسی اور چیز پر رکھنے کا نام ہے''۔

بالا مذکورہ عبارت کا مفہوم واضح ہے کہ ارکان نماز میں خصوصاً سجدہ عاجزی اور خضوع کی انتہاء ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ سجدہ میں اپنی عظمت والی پیشانی زمین پر رکھ دی جاتی ہے' لہٰذا زمین پر پیشانی کا رکھنا ہی انتہائی عاجزی اور خشوع کا موجب ہوا۔ الختصر زمین عاجزی

اور خشوع کا مقام ہے' جیسا کہ بزار مسند میں اور بیہقی ج ۲ ص ۳۰۶ میں اس کی تصریح موجود ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید الابرار نبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کو تشریف لے گئے' دیکھا کہ تکیہ پر نماز پڑھتا ہے' یعنی سجدہ کرتا ہے اسے پھینک دیا۔ اس نے ایک لکڑی لی کہ اس پر نماز پڑھے' اسے بھی لے کر پھینک دیا اور فرمایا:

صلّ على الارض ان استطعت والا فاوم ايماء واجعل سجودك اخفض من ركوعك.

''فرمایا: زمین پر نماز پڑھ اگر استطاعت ہو ورنہ اشارہ کر اور سجدہ کو رکوع سے پست (نیچا) کر''۔

مذکورہ بالا تصریحات دلالت کرتی ہیں کہ زمین پر نماز پڑھنے میں عاجزی اور خضوع ہے' جو آدمی زمین پر نماز پڑھنے کی قدرت رکھنے کے باوجود کرسی پر نماز پڑھتا ہے' اس پر لازم ہے کہ وہ زمین پر (جونسا طریق بھی اختیار کرسکتا ہے) نماز پڑھے' ورنہ کرسی پر ہرگز ہرگز نماز نہیں ہوگی۔

نیز زمین پر نماز پڑھنے میں عاجزی اور خضوع بھی پایا گیا جبکہ کرسی پر نماز پڑھنے کی صورت میں ایسی عاجزی اور خضوع کہاں میسر جبکہ نماز میں اصل مقصود یہی ہے۔

الختصر کرسی پر نماز پڑھنے والا دوسروں سے ممتاز اور بلند نظر آتا ہے اور اس پر مستزاد یہ ہے کہ اس میں (کرسی پر نماز پڑھنے میں) تکبر کا بھی اشتباہ موجود ہے' لہٰذا یہ طریق نماز کے اصل مقصود سے کوسوں دور ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نماز عاجزی اور خضوع کے ساتھ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین!

''کرسی پر نماز پڑھنا تکبر ہے''۔ اس کی تائید میں ہم ناظرین کی خدمت میں ایک حدیث شریف سے استدلال پیش کرتے ہیں' ملاحظہ فرمائیں:

سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ایک حدیث نقل فرماتے ہیں: جس کے راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں:

ما اكل النبي صلى الله عليه وسلم على خوان ولا في سكرجة

ولا خبز مرقق قیل لقتادہ علی ما یاکلون قال علی السفر

(مشکوٰۃ ص ٣٦٣)

''حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے میز پر کھانا تناول نہیں فرمایا نہ چھوٹی چھوٹی پیالیوں میں کھایا اور نہ آپ کے لیے پتلی چپاتیاں پکائی گئی۔ قتادہ سے پوچھا گیا: کس چیز پر وہ لوگ کھانا کھایا کرتے تھے' فرمایا: دستر خوان پر''۔

تنقیح المقال

بالا مذکورہ حدیث شریف میں ''خوان'' کا لفظ قابل توجہ ہے کہ ''خوان'' کا معنی ہے جس پر رکھ کر کھانا کھایا جائے' میز وغیرہ پہلے سے ہی طریقہ مروّج ہے کہ امراء کے لیے کھانا کسی اونچی جگہ میز وغیرہ پر لگا دیا جاتا ہے تاکہ کھاتے وقت جھکنا نہ پڑے' لہٰذا کسی اونچی جگہ پر میز وغیرہ پر کھانا رکھ کر کھانا متکبرین کا طریقہ ہے۔

حدیث نبوی سے استدلال

بالا مذکورہ حدیث کے مفہوم سے عیاں ہوگیا کہ کسی اونچی جگہ میز وغیرہ پر کھانا کھانے میں تکبر پایا جاتا ہے جبکہ اس صورت میں کھانا کھاتے وقت جھکنا بھی نہیں پڑتا تو اس حدیث شریف سے اس پر بھی استدلال کرنے میں کوئی حرج اور مضائقہ نہیں ہوگا کہ باوجود زمین پر نماز پڑھنے کی قدرت کے کرسی پر نماز پڑھنے میں بھی تکبر پایا جائے گا' لہٰذا عام حالات میں کرسی پر نماز پڑھنا ناجائز ہوگا جبکہ اس میں متکبرین کی عادت کو بھی برقرار رکھنا ہے۔

طریق استدلال کا عملی دستور

استدلال کے تین طریق ہیں: (١) قیاس (٢) استقراء (٣) تمثیل۔

بالا مذکورہ حدیث سے بطریق تمثیل عام حالات میں کرسی پر نماز پڑھنے کے عدم جواز پر استدلال کیا گیا ہے' لہٰذا تمثیل کی اختصاراً توضیح کرنا ضروری ہے۔

جامع العلوم ج ا ص ٣٥١' طبع میر محمد' کراچی میں تمثیل کی تعریف ذیل کی عبارت سے کی گئی ہے:

اثبات حکم واحد فی جزئی آخر لعلۃ جامعۃ بینھما والفقھاء یسمونہ قیاسًا۔

''دونوں جزئیوں میں علت کے مشترک ہونے کی وجہ سے ایک حکم کو دوسری جزئی میں ثابت کرنا' اصطلاح فقہاء میں اسے قیاس کہتے ہیں۔

خلاصۃ العبارۃ

عبارت مذکورہ کا مفہوم یہ ہے کہ دو جزئیوں میں علت کے مشترک ہونے کی وجہ سے حکم کا ثابت ہونا دوسری جزئی میں

بعبارۃ اخری

فھو حجۃ یقع فیہ بیان مشارکۃ جزئی لجزی آخر فی علۃ الحکم لیثبت الحکم فی الجزئی الاوّل۔ (ایضاح ج ا ص ٣٥١)

''تمثیل ایک ایسی حجت ہے جس میں علت حکم میں ایک جزئی کی مشارکت کا دوسری جزئی کے لیے بیان ہوتا تاکہ پہلی جزئی میں حکم ثابت ہوجائے۔

بعبارۃ اخری

ھو حجۃ یقع فیہ تشبیہ جزئی لجزئی فی معنی مشترک بینھما لیثبت الحکم فی المشبہ مثل الحرمۃ الثابتۃ فی المشبہ بہ المعلل بذلک المعنی کما یقال النبیذ حرام لان الخمر حرام وعلۃ حرمتہ الاسکار وھو موجود فی النبیذ۔ (ایضاً)

''تمثیل ایسی حجت کا نام ہے جس میں دونوں جزئیوں میں معنی مشترک ہونے کی وجہ سے ایک جزئی کی تشبیہ دوسری جزئی سے دینا تاکہ حکم مشبہ میں ثابت ہو جائے جیسا کہ جو حرمت مشبہ بہ میں اس معنی کے پائے جانے کی وجہ سے ثابت ہے' وہی حرمت مشبہ میں بھی ثابت ہو جائے' مثلاً کہا جاتا ہے کہ نبیذ (وہ شراب جو کھجور' جو وغیرہ سے بنائی جاتی ہے) حرام ہے کیونکہ شراب حرام ہے' اس لیے دونوں میں علت سکر موجود ہے''۔

بطریق تمثیل استدلال

تمثیل کی توضیح کے بعد ہم ناظرین کی خدمت میں حدیث نبوی سے بطریق تمثیل عام حالات میں کرسی پر نماز پڑھنے کے ناجائز ہونے پر استدلال کرتے ہیں' ملاحظہ فرمائیں!

اونچی جگہ میز وغیرہ پر رکھ کر کھانا ناجائز ہے کیونکہ اس میں تکبر پایا گیا ہے۔ اور عام حالات میں کرسی پر نماز پڑھنے میں بھی تکبر پایا گیا ہے' لہٰذا کرسی پر نماز پڑھنا بھی ناجائز ہوگا۔

المفسد الثانی

عام حالات میں نماز پڑھنے کی دوسری خرابی یہ بھی ہے کہ اس میں ریا اور تصنع و بناوٹ پائی جاتی ہے۔ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والا شخص دوسروں سے اونچا اور ممتاز ہوتا ہے' جس کی وجہ سے تمام نمازیوں کی نظر کا مرکز بن جاتا ہے۔ الختصر کرسی پر نماز پڑھنے والا دیگر نمازیوں سے اونچا بیٹھ کر اپنے آپ کو ریا' تصنع و بناوٹ کی دلدل میں پھنسا رہا ہے' جبکہ عبادات میں ریا ناجائز ہے۔

المفسد الثالث

کرسی پر نماز پڑھنے کی تیسری خرابی یہ ہے کہ عام طور پر نمازی حضرات مسائل سے لاعلمی کی بناء پر کرسی صف کے درمیان میں رکھ کر نماز پڑھتے ہیں جس سے صف میں کشادگی لازم آئے گی جو کہ شرعاً ممنوع ہے۔

المفسد الرابع

چوتھی خرابی یہ ہے کہ بعض نمازیوں کا خیال فاسد یہ ہے کہ ہر حال میں جس کیفیت میں بھی نماز پڑھ لی جائے تو نماز ہو جاتی ہے' اس تصور فاسد کے پیش نظر باوجود زمین پر نماز پڑھنے کی قدرت رکھنے کے کرسی پر نماز پڑھ رہے ہیں' ایسے تصور فاسد رکھنے والے نمازی اپنی نمازوں کو ضائع کرنے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔

المفسد الخامس: مساجد میں کرسیاں رکھنے کا تصور شرعی

مذکورہ بالا تصریحات رافعہ اور تحقیقات نافعہ سے عیاں ہو گیا کہ عام حالات میں کرسی

پر نماز پڑھنا ہرگز ہرگز جائز نہیں' بلکہ جزما ایسے نمازی اپنی نمازیں ضائع کرنے میں جسارت کر رہے ہیں' البتہ ایسے آدمی کے لیے کرسی پر نماز پڑھنے کی کچھ گنجائش ہے کہ جو کسی طرح بھی زمین پر نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

ہم ناظرین کو باور کرانا چاہتے ہیں کہ جو نمازی گھر تا مسجد تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے' وہ زمین پر کسی طریقہ سے نماز پڑھنے کی طاقت بطریق اولیٰ رکھتا ہے' تو اس پر فرض ہے کہ وہ زمین پر نماز پڑھے' کرسی پر اس کی نماز ہرگز ہرگز نہیں ہوگی۔

دعوتِ فکر

حالات حاضرہ کا تحقیقی جائزہ لینے کے بعد نتیجہ یہ اخذ کیا گیا کہ جو نمازی مسجد میں چل کر آنے کی طاقت رکھتے ہیں' وہ زمین پر نماز پڑھنے کی بھی طاقت رکھتے ہیں' لہٰذا زمین پر نماز پڑھنا فرض ہوگا اور کرسی پر نماز پڑھنے سے نمازیں ضائع ہو جائیں گی' نمازی حضرات معمولی تکلیف برداشت کر کے زمین پر نمازیں پڑھیں اور اپنی نمازوں کی حفاظت فرمائیں۔

مساجد کی انتظامیہ کا فریضہ

مساجد کی انتظامیہ کا یہ فریضہ ہے کہ کرسیاں مساجد میں نہ رکھیں' جبکہ عام حالات میں کرسیوں پر نماز نہیں ہوتی' اگر انتظامیہ اپنا فریضہ ادا نہیں کریں گے تو اس گناہ میں خود شامل ہو جائیں گے۔

کیا مساجد میں کرسیاں بنوا کر رکھنا صدقہ جاریہ ہے؟

مساجد میں کرسیاں بنوا کر رکھنا نمازیوں کی نمازیں ضائع کرنا ہے اور نماز قصداً ضائع کرنا یا کروانا سخت گناہ ہے۔ لہٰذا کرسیاں بنوا کر مساجد میں رکھنے والے اس گناہ میں معاونت کر رہے ہیں۔

الختصر مساجد میں کرسیاں بنوا کر رکھنا صدقۂ جاریہ نہیں ہے' بلکہ سخت گناہ ہے۔

القول الفیصل بین الحق والباطل

اختتام پر ہم اپنے نمازی بھائیوں کی خدمت میں کرسی پر نماز پڑھنے کا قول فیصل پیش

کرتے ہیں' ملاحظہ فرمائیں!

جب نمازی کو اس قدر کمزوری اور ضعف عارض ہو چکا ہے کہ وہ زمین پر کسی طرح بھی نماز نہیں پڑھ سکتا' بیٹھ کر رکوع اور سجدے کے ساتھ اور نہ ہی زمین پر دوزانوں یا چار زانو بیٹھنے کی طاقت رکھتا ہے اور نہ ہی گھٹنوں کو کھڑا کرنے کی قوت ہے۔ المختصر زمین پر سجدہ کرنے سے عاجز ہے تو اس صورت میں زمین پر سیدھا لیٹ کر یا دائیں یا بائیں کروٹ پر لیٹ کر یا کرسی پر نماز پڑھ سکتا ہے۔

مسلمان کے لیے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان' پھر نماز کا بطلان آخر کیوں؟

اُمت مصطفویہ کے مسلمان کے لیے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ایک مریض کو دیکھا کی تکیہ پر نماز پڑھتا ہے' اسے پھینک دیا اور اس نے ایک لکڑی لی کہ اس پر نماز پڑھے' اسے بھی پھینک دیا اور فرمایا: زمین پر نماز پڑھ۔ اس حدیث شریف سے زمین پر نماز پڑھنے کی اہمیت واضح ہو گئی کہ جس طرح بھی زمین پر نماز پڑھ سکتا ہے' زمین پر نماز پڑھے۔

اس بالا مذکورہ حدیث شریف سے کرسی پر نماز پڑھنے والوں کے لیے لمحۂ فکریہ ہے کہ نمازی حضرات بغیر حالت مجبوری کے کرسی پر نماز پڑھ کر اپنی نمازیں ضائع کر رہے ہیں۔
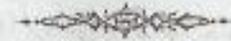
شیخ المیراث

پیر طریقت

الشیخ المفتی غلام محمد بندیالوی شرقپوری کی تصانیف

- عطاء جلال تلخیص سلم العلوم و میبذی
- مفتاح الفلاح تلخیص شرح عقائد و مناظرہ رشیدیہ
- گلدستہ حج در گلستان شریعت
- اوجھری اور کپوروں کا شرعی حکم
- گاؤں میں جمعہ کا شرعی حکم
- خالق کل نے آپ کو مالک کل بنا دیا
- انسانی اعضاء کا استعمال اور پیوندکاری کا شرعی حکم
- حج و عمرہ شریعت کے آئینے میں
- مدارس الاسلام شریعت کا پیغام
- دور حاضر کی محفل نعت شریعت کے آئینے میں
- کیا ہر فرقے کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے
- قرۃ عیون الاقیال فی تذکرۃ فضلاء البندیال
- مقامع الحری علی رؤوس من اعرض
- حسن قضاء التصلیۃ علی الکرسی
- تسطیع دروب الفرائض لتنقیح مصطلحات علم الفرائض (زیر تحریر)
- النظر السباق لتفصیل قضایا الطلاق (زیر طبع)
- عطائے محمد شرح مجموعہ منطق (زیر تحریر)
- فتاویٰ نبویہ (زیر طبع)
- شرح مناظرہ رشیدیہ (زیر تحریر)
- شرح صرف میر (زیر تحریر)
- فوٹو اور ویڈیو کا شرعی حکم (زیر تحریر)
- عطاء المنطق فی مصطلحات المنطق
- التوضیح الناجی فی تفہیم السراجی
- مجبوری کی ٹوپی پہن کر اور ننگے سر نماز پڑھنے کا حکم
- نقشہ علم میراث
- نقشہ علم منطق
- نقشہ اصول حدیث
- نقشہ اصول فقہ